

ابن امیر شریعت سید عطاء الحسن بخاری

## مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت

۱۔.....۳۸۔ میں مجلس احرار اسلام کے اکابر نے غیر سیاسی ہونے کا فیصلہ کیا۔

ان اکابر مرحومین کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ضیغم احرار جناب شیخ حسام الدین صاحب امر کسری۔ مدبر احرار جناب ماسٹر تاج الدین صاحب لدھیانوی۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

۲۔.....۳۹۔ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام مہمان میں داراللمین قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ مجلس

احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ پہلے کا دیان میں تھا۔ اور پاکستان بننے کے بعد جماعت کے اکابر بھی تقسیم ہند کی شایعہ کا

شکار ہوئے تھے حالات سازگار نہ تھے۔ اپنی پوہی سنبھالنے میں دو سال لگ گئے۔ اور مرزائیوں نے ربوہ میں فرنگی اور

مسلم لیگ کی سرپرستی میں کئی سوینگہ زمین حاصل کر کے مرزائیت کا ایک بڑا مرکز قائم کر لیا تھا۔ اس لئے بزرگوں

نے دو مرزائیت کئے ربوہ میں یا ربوہ کے آس پاس جگہ حاصل کرنے کے لئے بہت پاتھ پائی مارے مگر مرزائی نواز

مسلم لیگ حکومت نے مجلس احرار کی ایک نہ چنے دی۔ تب حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی اپنی نگرانی میں مہمان

میں ہی شعبہ تبلیغ کی ابتداء کی گئی یوں داراللمین قائم ہوا جس میں حضرت مولانا محمد حیات صاحب اور حضرت

مولانا لال حسین اختر صاحب مجلس احرار کی نظامت میں تعینات کئے گئے کہ یہی بزرگ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام

مرزائیت کے موضوعات پر احرار کے مستند اور ماہر مناظر تھے۔ اور انہیں ان موضوعات پر زبردست کمانڈ حاصل

تھی۔

۳۔.....۳۹۔ ربوہ میں مرزائیوں نے مرکز بنانے کے بعد انگریز اور مسلم لیگ سے حاصل کئے گئے سرمائے کے بل

ہوتے پر پاکستان کے گوشے گوشے میں تبلیغ مرزائیت کا جال پھیلا دیا تو مجلس احرار اسلام نے اپنی خداوندی جرات و

بسادری شجاعت و بہادری اور بہت و سرفروشی کی روداد رقم کرتے ہوئے ۵۲، ۵۱، ۵۰ میں مرزائیوں کے خلاف بھر

پور کام کیا اور ان کے تعاقب میں سندھ اور بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں بھی گئے جس کے نتیجے میں ۵۳ میں

ختم نبوت کی تحریک جلی تحریک نے جہاں مرزائیت کی کمر توڑ دی وہاں مسلم لیگ حکومت بھی زبردست ہو گئی۔ جسکی

پاداش میں مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا۔ دفاتر بند، اثاثہ وریکارڈ ضبط اور اکابر احرار جیل کی

کال کوٹھریوں میں بند۔

ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

۴۔..... ایک سال بعد اکابر احرار رہا ہوئے تو پھر آشیانے کے نیکے چٹنے لگے مگر وہ شاخ ہی نہ رہی جس پر آشیانہ

تھا۔ کالعدم مجلس احرار اسلام کے اکابر جمع ہوئے اور باہمی طویل مشاورت سے طے پایا کہ مجلس احرار اسلام کا شعبہ

تبلیغ تحفظ ختم نبوت تو موجود ہے اسکو نئے سرے سے منظم کیا جائے۔ اور حضرت امیر شریعت کی نگرانی میں

احرار کے کار اور دو مرزائیت کا کام وسیع پیمانے پر کیا جائے چنانچہ اس فیصلہ کے بعد شعبہ تبلیغ، تحفظ ختم نبوت

کے نام سے سرگرم ہو گیا۔

۵..... حضرت مولانا محمد علی ہالندہ مرہ رحمہ اللہ مجلس احرار اسلام صوبہ پنجاب کے صدر تھے۔ انہیں اس شعبہ تبلیغ کے حساب کتاب کی نگرانی سپرد کی گئی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت مولانا مرحوم ایک دستور مرتب فرما کے لے آئے۔ جس میں اس شعبہ کو مستقل جماعت کی حیثیت دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ گھر ملی احرار ساتھیوں کے لئے برہمی اذیت ناک تھی۔ مگر ان کے پرکٹے ہوئے تھے۔ احرار خلافت قانون تھی۔ ساتھی کچھ نہ کر سکتے تھے۔ احرار دوہری پالیسی کی زد میں تھے۔ چنانچہ ۵۶ء میں حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی رہائش گاہ پر پانچ روز کی مسلسل کشمکش کے بعد شیخ حسام الدین صاحب، ماسٹر تاج الدین انصاری صاحب اور نواب زاوہ نصر اللہ خان صاحب حضرت مولانا محمد علی ہالندہ مرہ رحمہ اللہ کی احرار سے عدم موافقت اور عدم موافقت سے تنگ آکر الگ ہو گئے اور احرار کے آزاد ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

۵۷ء میں سکندر مرزا..... سازش اور برطانوی و امریکی آکاؤں کی اشیر واد سے برسر اقتدار آیا تو کچھ ماہ کے لئے مجلس احرار اسلام واگزار ہو گئی۔ احرار کے اکابر نے جماعت کا باقاعدہ اجلاس طلب کیا جس میں تمام اکابر و اصاغر شریک ہوئے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مرحوم و مغفور بھی اس موقع پر الگ نہ رہ سکے۔ یاد ماضی اور سنگت کا لطف انہیں ستانے لگا اور وہ پھر انہیں اشارہ پیشہ سر فروشان احرار سے آئے۔ لیکن اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے، کے مصداق ۵۸ء میں ایوب خان مرحوم نے رافضی سکندر مرزا کا ایسا ٹیڈا دیا کہ اس غدار ابن غدار کی "بابی ڈوب گئی اور پھر کبھی نہ ابھر سکی۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب رحمہ اللہ چین سے بیٹھنے والے بزرگ نہ تھے۔ جب مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر بھی سیل کر دیئے گئے۔ اور حکومت نے یہ کہ کر سیل کئے کہ یہ تو مجلس احرار کا ذیلی ادارہ ہے۔ تو مولانا مرحوم نے اس کی بحالی کے لئے صوبائی انتظامیہ سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں طے پایا کہ آپ "تعلیم القرآن" کے نام سے کام کریں اور اپنے "مہیر احراری" ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔ آپ کے "کردار" کو دیکھا اور آپ سے "حسن سلوک" کیا جائیگا۔ حضرت مولانا مرحوم نے یہ بات بھان لوہاری گیٹ والے دفتر کے ایک کھلے کمرے میں باقاعدہ ایک اجلاس میں کھلے بندوں میں سنائی (لیکن حضرت امیر شریعت کو کبھی نہ سنائی) ایک احرار ورکر (جو بقید حیات ہیں اور آج جمعیت علماء اسلام فضل الرحمن گروپ کے سرگرم رہنما ہیں) کے اعتراض پر حضرت مولانا برہم ہو گئے اور فرمایا اگر اسلام میں قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

۵۸ء سے ۶۱ء تک دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ ہونے کی وجہ سے ہی سیل رہا۔ ۶۲ء میں جب تمام جماعتیں آزاد ہوئیں تو مجلس احرار اسلام بھی آزاد ہو گئی۔ پابندی اٹھنے کے بعد حضرت عبد اللہ شیخ حسام الدین صاحب نے بھان کے اسی دفتر (تحفظ ختم نبوت) کے ایک کمرے میں مجلس احرار اسلام کی تنظیم نو کا اعلان فرمایا۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو؟

مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا